

غلام حسین ساجد

## .....تو اہل درد کو پنجابیوں نے لوٹ لیا!

سعید بھٹا کی مرتب کردہ ”کمال کہانی“ کی مختلف کہانیاں ۱۹۹۳ء سے پنجابی زبان کے مختلف ادبی پرچوں میں چھپنی شروع ہوئیں تو دنیا بھر کے پنجابی پیاروں کو جیسے کسی نے ہلا کر رکھ دیا۔ بذات خود میں بھی ان کہانیوں کے سینکڑوں پرستاروں میں سے ایک رہا ہوں۔ ان پرستاروں میں سے ایک، جو ان کہانیوں کو بے چشم غم پڑھ بھی نہیں سکتے۔ میرے اس قدر جذباتی پن کی بظاہر کوئی وجہ نہیں مگر ذرا سا غور کرنے پر اس بے اختیار اُند آنے والے گریہ کی تہ تک پہنچنا ممکن نہیں رہتا۔

دنیا بھر کے عظیم ادب اور خصوصاً لوک ادب کی سب سے بڑی صفت کیا ہے؟ اُس میں ہمیشہ زندہ رہنے اور اپنے قاری کو زندہ تر رکھنے کی خصوصیت کیوں ہے؟ کیا چیز ہے جو اُسے ابدیت کے درجے پر فائز کر دیتی ہے؟ وقت، کردار، زبان، فضا یا بیان کرنے والے کی لسانی طاقت؟ کوئی ایک چیز؟ کسی ایک عنصر کی سادہ کاری یا ان سب کے بہم آمیز ہونے سے پیدا ہونے والا شکوہ! جو غم و خوشی کی ایک سی اُٹھان کو جنم دینے پر قادر ہو۔ اتنا کچھ یا اس کے سوا اور بھی بہت کچھ۔ وہ بہت کچھ، جس کا محسوس کرنا ممکن ہے مگر بیان کرنا ناممکن ہے۔ شاید یہی وہ جو ہر حیات ہے جو لفظوں اور لفظوں میں چھپی ہوئی دنیا کو اُمر کر دینے پر قادر ہوتا ہے اور اس وسیلے سے ہم چند لوگوں اور چند چیزوں کو نہیں، گزرے ہوئے زمانوں اور ان زمانوں میں سانس لینے والی دنیا کو اپنے سامنے چلتے پھرتے دیکھ سکتے ہیں۔ اس آسودگی کے ساتھ کہ اُس عہد کے درخت، چمندرند اور نباتات و جمادات ہمیں اپنے سامنے موجود اور زندہ رکھائی دیتے ہیں۔

”کمال کہانی“ کو اسم بامسمیٰ کتاب قرار دیا جاسکتا ہے۔ میاں کمال دین کی روایت کردہ

یہ کہانیاں صرف کہانیاں نہیں۔ جہلم اور راوی کے مابین آباد اٹھارویں اور انیسویں صدی کے خطہ پنجاب کے طرز معاشرت کی امین بھی ہیں۔ بظاہر ان کہانیوں کی سب سے بڑی طاقت ان کی زبان ہے جو نازک سے نازک احساس، جذبے اور کیفیت کو نہایت آسانی سے بیان کر دینے پر قادر ہے۔ اس کے باوجود کہ آج پنجابی ادب کے سچے قاریوں کی اکثریت بھی اس کتاب کی زبان، لفظیات کی ندرت، تہ داری اور معافی کی وسعت کا صحیح ادراک نہیں رکھتی کہ وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ ہم اپنی زبان، اپنی تاریخ اور اپنی مٹی سے کچھڑتے جا رہے ہیں؛ اس کتاب کی زبان میں کچھ ایسا اسرار ہے جو ہم کی باطنی سطح کو چھو لیتا ہے اور ان کہانیوں کی فضا، کردار اور ان سے جڑی ہوئی دانش خود بخود ہمارے لبوں کا حصہ بنتی چلی جاتی ہے۔ نامحسوس انداز میں، آکسیجن کی طرح، جو سانس لیتے ہی ہماری رگوں میں بہتے خون کے رنگ کو بدل دیتی ہے۔

میں اکثر سوچتا ہوں کہ اچھے شعر یا اچھی نثر کی بنیادی صفت کیا ہوتی ہے؟ اور بالآخر اس نتیجے پر پہنچا ہوں کہ اس صفت کی الگ سے پہچان کرنا اور کوئی نام دینا ممکن نہیں۔ پھلوں میں رچے ہوئے ذائقے اور بھولے ہوئے ناموں کی طرف یہ ہمیشہ نوک زبان پر تورہتی ہے مگر تحت اشعار سے ابھر کر کوئی جانا پہچانا لفظ بننے سے منکر ہے۔ یوں یہ صفت لفظوں کے تال میل، خیال کی ندرت اور صرف و نحو کی درستی اور پابندی سے ماورا کچھ اور ہی شے ہے۔ چیزے دیگر! جو علم و فضل، مہارت، محنت اور تسلسل کے ساتھ لکھتے رہنے سے پیدا نہیں ہوتی مقدر سے ہاتھ آتی ہے اور بہت تھوڑے عرصے تک ساتھ نبھاتی ہے۔ کیونکہ میں نے آج تک اپنے عہد کے کسی لکھنے والے کو اس قابل نہیں پایا کہ اُسے ہر وقت اور ہمیشہ پڑھا جاسکے اور میں یہ دعویٰ پنجابی زبان تک محدود رہ کر نہیں کر رہا ہوں۔ مگر میں اکثر لوک داستانوں کو لمحہ بھر کو بیزار ہوئے بغیر بار بار پڑھ سکتا ہوں۔ حالانکہ وہ لکھی نہیں، سنائی گئی ہوتی ہیں اور ان کو سنانے والوں کے نام ذہن پر زور دے کر بھی یاد نہیں آتے۔

”کمال کہانی“ سے کوئی تیس برس پہلے میں نے محمد سلیم الرحمن اور فاروق حسن کے توسط سے پال بولز کی ترجمہ کی ہوئیں، مراکش کے قصہ گو محمد مرابط کی سنائی ہوئی چند کہانیاں دیکھی تھیں تو انگریزی ترجمے کی اپنی قباحتوں کے باوجود، ان کہانیوں نے مجھ میں ایک تخلیقی امنگ پیدا کی تھی۔ شاید اس لیے کہ بقول ہنری ملر ”مراٹھ نے ابلاغ کو تمام سطحوں پر ممکن بنانے کا راز معلوم کر لیا ہے۔“ اس طرح کے راز سے شناسا ہونے کی واقعی کوئی صورت اگر ہے تو یقیناً یہ راز میاں کمال دین کو محمد مرابط کے مقابلے میں کہیں بہتر انداز میں معلوم تھا۔ کیونکہ کمال دین کی



سنائی ہوئی کہانیاں وقت کی گرد میں دبی ہوئی دنیا کو زندہ کر دینے پر قادر ہیں۔ اپنے انسانوں، جانوروں، پرندوں، جنگلوں اور دریاؤں سمیت مع اُن میں موجود موانست اور یگانگت کے — جو آج بھی دلوں کو اسیر کرتی، اور دماغوں کو صیقل کر کے ایک اور ہی دنیا کا رزق بناتی ہے۔

”کمال کہانی“ میں گل چودہ کہانیاں (راجا پورس؛ راجا کرناٹ؛ ملّاں دو پیازہ؛ گامن چیار؛ جکھتیا رکھل؛ خضر علی خاں دا بھٹی؛ نارنگ ساہی؛ نور کندی اسپر؛ میرل دا کھل؛ رَا صاحب بھٹی؛ چودھری بہاب للیر؛ فتح خاں موتیاں آلا؛ نخی سوداگر اور چارسیانے) ہیں۔ مجموعی طور پر ان کہانیوں کا زمانہ لگ بھگ ڈھائی ہزار برس پر محیط ہے مگر زیادہ تر کہانیوں کا تعلق اٹھارویں اور انیسویں صدی عیسوی سے ہے۔ ان کہانیوں کا علاقہ ”باروں“ میں پھیلا ہوا پنجاب ہے جہاں کا طرزِ حیات قبائلی اور جس کا انحصار فطرت کی عطا پر ہے۔ اس خطے کے بسنے والے عزت اور اُن کے لیے جیتے اور مرتے ہیں اور دوستی اور دشمنی ہر دو پر کھرے اُترتے ہیں۔ دھوکا، فریب، جھوٹ اور عیاری انہیں چھو کر بھی نہیں گزری اور وہ ایک ایسی دانش سے بہرہ مند ہیں جو صدیوں کے سفر، تجربے اور تلاش کے بعد ہاتھ آتی ہے۔ ان کہانیوں کی بنیادی رمز ”حمیت“ ہے جو انہیں کوئی بھی ایسا قدم اٹھانے سے روکتی ہے جو اُن کے جوہرِ حیات کو غارت کر دے اور اُن اور اُن کے بعد آنے والی نسلوں کے لیے شرمندگی اور دکھ کا باعث بن جائے۔ اس طرزِ حیات کے اپنانے والوں کے لیے متاعِ حیات ایک اضافی شے ہے، جس سے الگ ہونے میں وہ ایک لمحہ بھی صرف نہیں کرتے اور اپنی روایات کے نباہ اور حفاظت کی جنگ میں اُسے پر کاہ کی حیثیت بھی نہیں دیتے۔ اس تنگ و دو میں بہت سے دشمن دوست بن جاتے ہیں اور بہت سے دوست دشمن مگر ان کہانیوں کے کردار خلقی اوصاف اور اخلاقی قدروں سے پھر بھی الگ نہیں ہوتے۔ اس طرح یہ اوصاف، شخصی اوصاف کی سطح سے اوپر اُنھ کو اس سارے علاقے کی عمومی قدر کا درجہ پالتے ہیں اور پورا پنجاب ایک جادوئی وجود بن کر ہم سب سے کلام کرنے لگتا ہے۔

”کمال کہانی“ کو پڑھ کر پتا چلتا ہے کہ پچھلی ایک صدی میں ہم نے کیا کچھ کھو دیا ہے۔ کمال دین اُن ہزاروں دانش مند قصہ گوؤں میں سے فقط ایک نام ہے جو سعید بھٹا کی توجہ اور کوشش سے ہم تک پہنچا ہے۔ اُس سے پہلے اور اُس کے ساتھ کے اُن گنت قصہ گو اب رزقِ خاک ہو چکے ہیں اور اُن کو زندہ کرنے کی کوئی ترکیب ہمیں معلوم نہیں۔ سچ پوچھیے تو ”کمال دین“ کسی شخص کا نام نہیں۔ ایک روایت کا استعارہ ہے۔ ان کہانیوں کو پڑھ کر مجھے بہت سے ایسے لوگ یاد آئے جو کمال دین کی سی یادداشت اور لسانی طلاقت سے مملو تھے اور کبھی میرے

قریب رہے تھے مگر افسوس کہ میں ان کی اہمیت اور عظمت کو بروقت جان نہیں پایا۔ میں نے انہیں اپنے سامنے بوڑھے ہوتے، زندگی سے جھو جھٹے اور مرتے دیکھا اور انہیں مٹی دیتے ہوئے مجھے خیال بھی نہیں آیا کہ میں کس طرح کی دولت سے محروم ہو رہا ہوں۔ آج ان کہانیوں کو پڑھ کر مجھے 'ہاتھ' آئی ہوئی دولت کی خوشی کم ہے اور کھوئی ہوئی دولت کا رنج زیادہ مگر اب پچھتائے کیا ہووت: جب چڑیاں چل گئیں کھیت۔

سعید بھٹا نے "کمال کہانی" کے پیش لفظ میں میاں کمال دین کا تعارف کراتے ہوئے لکھا ہے کہ اُس علاقے کے دانش مندوں کے دلوں میں میاں کمال دین کے لیے ایک خاص طرح کی محبت کا فرما ہے۔ میں کہتا ہوں کہ انہیں میاں کمال دین سے اگر محبت ہے تو اس کی وجہ اُس کی اپنی ذات نہیں، وہ لوگ کہانیاں اور لوگ دانش ہے کہ جن کا وہ ایک طویل عرصے تک امین رہا ہے۔ اب اُس دانش کا ایک حصہ اس کتاب کی زینت ہے تو اس کتاب پر بھی وہی جذبہ اور کشش غالب ہے اور اسی بناء پر یہ کتاب ایک زندہ آدمی کی طرح سانس لیتی اور کلام کرتی ہوئی محسوس ہوتی ہے۔

ابھی تک میں نے ان کہانیوں کے مجموعی تاثر پر بات کی ہے۔ ان کے اندر کی دنیا کی طرف پلٹا ہوں نہ ہی میں نے ان کہانیوں کے کرداروں، اُن کی باہمی کشمکش، زمانے اور واقعات کی صداقت یا عدم صداقت پر کچھ کہا ہے تو غالباً اس لیے کہ میں اس طرح کے تجزیے کی ضرورت نہیں سمجھتا۔ یہ کہانیاں جس معاشرت، زمانے اور تاریخ سے جڑی ہیں اُس کی صداقت میں کسی کو شک ہو ہی نہیں سکتا کہ ایک طرف اس صداقت کی تصدیق اُس عہد کی لوگ شاعری سے ہوتی ہے تو دوسری طرف اس عزت اور خرابی کے زمانے میں بھی ہم اس طرح کے کرداروں اور طرز زندگی کی کبھی کبھار کوئی جھلک، غیر متوقع طور پر ہی سہی مگر دیکھ لیتے ہیں۔ اس طرح کی دنیا کی پرچھائیں اگر اب بھی کہیں کہیں موجود ہے تو ہم ماضی کی اس اساطیر کی سطح کو چھوتی دنیا پر شک کس لیے کریں گے؟ پھر جہاں تک میری اپنی ذات کا تعلق ہے تو مجھے تو ایک لمحے کے لیے بھی اس دنیا کی موجودگی پر شک گزر ہی نہیں سکتا کہ اس کھوئی ہوئی میراث کا کوئی ایک حصہ، ایک معمولی سا ٹکڑا، میرے لہو میں ابھی تک اپنی موجودگی کا پتا دیتا ہے۔ اسی لیے ان کہانیوں کو پڑھ کر مجھے پھر وہ طاقت ملی ہے کہ تمدنی معاشرت کا صید ہو کر میں آج جس سے کم و بیش محروم ہو چکا تھا۔

میاں کمال دین کی سنائی ہوئی کہانیاں نری کہانیاں نہیں کیونکہ انہیں پڑھ کر بھلا دینا ممکن نہیں۔ یہ وہ صفت ہے جو دنیا بھر کے بڑے ادب میں موجود ہوتی ہے مگر کم کم۔ کیونکہ زبان، معاشرت، پہچان میں آنے والے کردار اور یادوں میں زندہ رہ جانے والا وقت کم ہی اس



سلیقے سے بہم آمنت ہو پاتا ہے، جس سلیقے اور آسائش کا احساس ہمیں ”کمال کہانی“ کی کہانیوں کو پڑھ کر ہوتا ہے۔ یہ سبھی کچھ اگر معجزہ نہیں تو کرامت ضرور ہے اور ایسی کرامتوں کا ظہور کبھی آسانی اور تو اتر سے نہیں ہوا کرتا۔ خصوصاً پنجابی ادب میں اس کے بارِ دیگر ظہور کرنے کی شاید اب کوئی صورت نہ ہے۔

بزرگوں سے سنا ہے کہ اچھی بات کہنے والے کی ذات نہیں دیکھنی چاہیے۔ صرف یہ یاد رکھنا چاہیے کہ اُس نے کہا کیا تھا! بہت برس پہلے اُردو کے ایک ادیب سید قاسم محمود نے کسی کتاب کے پیش لفظ میں لکھا تھا کہ ہمیں اُن لکھنے والوں کا خط لکھ کر شکریہ ادا کرنا چاہیے جو ہمیں حقیقی مسرت کے کچھ لمحے فراہم کرتے ہوں۔ آج میں سعید بھٹا کا اور اُس کے توسط سے میاں کمال دین کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جن کی اس کاوش نے مجھے صرف مسرت ہی نہیں بخشی، آنسو بھی دیے ہیں۔ کہتے ہیں، تم ساتھ مل کر سہنے والوں کو بھول سکتے ہو مگر ساتھ مل کر رونے والوں کو نہیں۔ میرے لیے بھی اب ان دونوں صاحبان کو بھولنا ممکن نہیں رہا۔

ایک زمانہ ہوا، انشا اللہ خان انشاء نے کہا تھا:

سنایا رات کو قصہ جو ہیر رانجے کا  
تو اہل درد کو پنجابیوں نے لوٹ لیا

آج ”کمال کہانی“ کے رُوپ میں اہل درد کے لئے کا سامان ایک بار پھر موجود ہے۔ پنجاب اور پنجاب سے باہر کے عشاق اگر چاہیں تو بے خطر اس علاقے میں چلے آئیں کہ سعید بھٹا نے اس کتاب میں اُن کے لیے لذتِ نیشِ جگر کا وافر اہتمام کر رکھا ہے۔

(۱۶، ۱۷، ۱۸، ۱۹، ۲۰، ۲۱، ۲۲، ۲۳، ۲۴، ۲۵، ۲۶، ۲۷، ۲۸، ۲۹، ۳۰، ۳۱، ۳۲، ۳۳، ۳۴، ۳۵، ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸، ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲، ۵۳، ۵۴، ۵۵، ۵۶، ۵۷، ۵۸، ۵۹، ۶۰، ۶۱، ۶۲، ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶، ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳، ۷۴، ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸، ۷۹، ۸۰، ۸۱، ۸۲، ۸۳، ۸۴، ۸۵، ۸۶، ۸۷، ۸۸، ۸۹، ۹۰، ۹۱، ۹۲، ۹۳، ۹۴، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶، ۱۰۷، ۱۰۸، ۱۰۹، ۱۱۰، ۱۱۱، ۱۱۲، ۱۱۳، ۱۱۴، ۱۱۵، ۱۱۶، ۱۱۷، ۱۱۸، ۱۱۹، ۱۲۰، ۱۲۱، ۱۲۲، ۱۲۳، ۱۲۴، ۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳